احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلکِ اہلِ سنّت کے مطابق روزمرّہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیفِ لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

فون ۔۔۔۔۔ ۷۳۳۲۵۰۶

نام کتاب ـــــــــ احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ـــــــــ اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ـــــــــ ۱۹۹۶ء

ناشر ـــــــــ شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ـــــــــ ۹۰/- روپے

تحریر فرما کر اس مناسبات ہوں اس کے بعد سائل نے چھ ورق میں وہ خطوط لکھے تھے جو اس شخص نے آریوں کے پاس بھیجے تھے۔ بینوا توجروا۔

الاجواب یہ کلمات اگر اس شخص نے دل سے کہے جب تو اس کا کفر صریح ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہو سکتا اسلام کی حقانیت میں اس کو شبہ ہے کفر کی طرف مائل بلکہ اس کا مشتاق اور اس کے شکوک رفع ہوں یا نہ ہوں وہ آریہ بنے یا نہ بنے اسلام سے تو اس وقت نکل گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور اگر دل میں ان باتوں کو جھوٹ جانتا ہے آریہ کو دھوکہ دینے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں تو اول تو یہ دھوکہ کا عذر محض جھوٹ باطل ہے اور بفرض غلط اگر ہو بھی تو دینا کیا ضرور ہے اور بفرض غلط ضرور بھی ہو تو اکراہ تک نہیں پہنچ سکتا واحد قہار عز جلالہ نے صرف اکراہ کا استثناء فرمایا۔ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ بہر حال اس کو واعظ بنانا حرام اس کا وعظ سننا ناجائز اس کو امام بنانا حرام اس کے پیچھے نماز باطل رہا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مرتبہ کو شان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برابر کہنا اس کے کفر صریح وارتداد خالص ہونے میں کسی رافضی کو کلام نہیں ہو سکتا کہ اہل سنت جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو کسی نبی کا ہمسر کہنے والا کافر ہے ایسے شخص کے جتنے معاون ہیں وہ سب بھی اسی کے حکم میں ہیں مارہرہ شریف کے صاحبزادوں میں ایسے تاریک ناپاک گندے خیالوں کا کوئی شخص معلوم نہیں خصوصاً عالم ظاہر اس نے یہ انتساب محض جھوٹ طور پر کیا اور اگر بالفرض صحیح بھی تھا تو اب جھوٹ ہو گیا۔

قال اللہ تعالیٰ انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ حق حاصل کرنا کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹی بات کہنا کہاں تک جائز ہے۔

بینوا توجروا۔

الاجواب اپنا حق مردہ زندہ کرنے کے لیے پہلو دار بات کہنا جس کا ظاہر دروغ ہو اور واقع میں اس کے سچے معنے مراد ہوں اگرچہ سننے والا کچھ سمجھے بلا شبہہ باتفاق علماء دین میں جائز اور احادیث صحیحہ سے اس کا جواز ثابت ہے جبکہ وہ حق بے اس طریقہ کے ملنا

میسر نہ ہو ورنہ یہ بھی جائز نہیں پہلو دار بات یوں مثلاً ظالم نے ظلماً اس کی کسی چیز پر قبضہ
مخالفانہ اس مدت تک رکھا جس کے باعث انگریزی قانون میں تمادی عارض ہو کر
حق ناحق ہو جاتا ہے مگر مخالف کے پاس اپنے قبضہ کا کاغذی ثبوت نہیں اُس
کے بیان پر رکھا گیا اگر یہ اقرار کیے دیتا ہے کہ واقعی مثلاً بارہ برس سے میرا قبضہ نہیں
تو حق جاتا اور ظالم فتح پاتا ہے لہذا یوں کہنے کی اجازت ہے کہ ہاں میرا قبضہ رہا ہے
یعنی زمانہ گزشتہ اور زیادہ تصریح چاہی جائے تو یوں کہہ سکتا ہے کہ آج تک میرا
قبضہ چلا آیا اور نیت میں لفظ آیا کو کلمہ استفہام لے جیسے کہتے ہیں آیا یہ بات حق ہے
یعنی کیا یہ بات حق ہے تو استفہام انکاری کے طور پر اس کلمہ کا یہ مطلب ہوا کہ کیا آج
تک میرا قبضہ چلا یعنی ایسا نہ ہوا بلکہ میرا قبضہ منقطع ہو کر مخالف کا قبضہ ہو گیا یا یوں
کہے کل تک برابر میرا قبضہ رہا آج کا حال نہیں معلوم کہ کچہری کیا حکم دے اور لفظ کل سے
زمانہ قریب مراد لے جیسے نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں کل کا بچہ ہے حالانکہ اس کی عمر
بیس بائیس سال کی ہو اسی معنی پر قیامت کو روز فردا کہتے ہیں کل آنے والی ہے یعنی
بہت نزدیک ہے یا مخالف کے قبضہ کی نسبت سوال ہو تو کہے اُس کا قبضہ کبھی نہ
تھا یا کبھی نہ ہوا اور مراد یہ لے کہ کبھی وہ وقت بھی تھا کہ اُس کا قبضہ نہ تھا زیادہ تصریح
درکار ہو تو کہے اُس کا قبضہ اصلاً کسی وقت ایک آن کو بھی نہ ہوا نہ ہے اور معنی یہ لے
کہ حقیقی قبضہ ہر شے پر اللہ عزوجل کا ہے دوسرے کا قبضہ ہو ہی نہیں سکتا غرض جو
شخص تصرفات الفاظ و معانی سے آگاہ ہے سو پہلو نکال سکتا ہے مگر ان کا جواز بھی صرف
اسی حالت میں ہے جب یہ واقعی مظلوم ہے اور بغیر ایسی پہلو دار بات کے ظلم سے
نجات نہیں مل سکتی ورنہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ بھی ہرگز جائز نہیں۔

اب رہی یہ صورت کہ جہاں پہلو دار بات سے کام نہ چلے وہاں صریح کذب
بھی دفع ظلم و احیاء حق کے لیے جائز ہے یا نہیں اس بارہ میں کلمات علماء مختلف
ہیں بہت روایات سے اجازت نکلتی اور بہت اکابر نے منع کی تصریح فرمائی ہے
حتی الوسع احتیاط اُس سے اجتناب میں ہے اور شاید قول فیصل یہ ہو کہ اُس ظلم کی

شدت اور کذب کی مصیبت کو عقل سلیم و دین قویم کی میزان میں تولے جدھر کا پلہ غالب پائے اُس سے احتراز کرے مثلاً اس کا ذریعہ رزق تمام وکمال کسی ظالم نے چھین لیا اب اگر نہ لے تو یہ اور اس کے اہل و عیال سب فاقے مریں اور وہ بے کذب صریح مل نہیں سکتا تو اُس ناقابل برداشت ظلم اشد کے دفع کو اُمید ہے کہ غلط بات کہہ دینے کی ہی اجازت ہو اور اگر مالدار شخص کے سو دو سو روپے کسی نے دبا لیے صریح جھوٹ کی اجازت اُسے نہ ہونی چاہیے کہ جھوٹ کا فساد زیادہ ہے اور اتنے ظلم کا تحمل اس مالدار پر ایسا گراں نہیں حدیث سے ثابت اور فقہ کا قاعدہ مقررہ بلکہ عقل و نقل کا ضابطہ کلیہ ہے کہ:

من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما۔ — جو شخص دو بلاؤں میں گرفتار ہو اُن میں جو آسان ہے اُسے اختیار کرے۔

ھٰذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی۔

ترجمہ: یہ میرے نزدیک ہے اور حق بات یہ ہے کہ صحیح علم میرے رب کے پاس ہے۔

درمختار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعریض لان عین الکذب حرام قال وھو الحق قال تعالٰی قتل الخراصون۔ الکل من المجتبٰی وفی الوھبانیة قال ؎

وللصلح جاز الکذب او دفع ظالم — واھل لترضی والقتال لیظفروا

ترجمہ: اور صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا اور ظالم کو ٹالنے کے لیے جائز ہے اور راضی نامہ کرنے کے لیے اور جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه کالشفیع یعلم باللیل ما ذا اصبح یشھد ویقول علمت الان وکذا الصغیرة تبلغ فی اللیل وتختار نفسها من الزوج وتقول رایت الدم الاٰن واعلم ان الکذب قد یباح وقد یجب والضابطة فیه کما فی تبیین المحارم وغیرہ عن

الاحیاء أن کل مقصود محمود یمکن التوسل الیه بالصدق والکذب جمیعا فالکذب فیه حرام وان امکن التوسل الیه بالکذب رحمه فمباح ان ابیح تحصیل ذلک المقصود وواجب ان وجب کما لو رأی معصوما اختفی من ظالم یرید قتله وایذاءه فالکذب هنا واجب وکذا لو سأله من ودیعة یرید اخذها یجب انکارها وهما کان لا یتم مقصود حرب او اصلاح ذات البین او استمالة قلب المجنی علیه الا بالکذب فیباح ولو سأله سلطان عن فاحشة وقعت منه سرا کزنا او شرب فله ان یقول ما فعلته لان اظهارها فاحشة اخری له ایضا ان یکره سراخیه وینبغی ان یقابل مفسدة الکذب بالمفسدة المرتبة علی الصدق فان کانت مفسدة الصدق اشد فله الکذب وان بالعکس او شک حرم وان تعلق بنفسه استحب ان لا یکذب وان تعلق بغیره لم تجز المسامحة لحق غیره والحزم ترکه حیث ابیح۔

نیز اُس میں اور حاشیۂ طحطاویہ میں ہے:

قوله جاز الکذب قال الشارح ابن الشیخة نقل فی البزازیة ان اراد به المعاریض لا الکذب الخالص۔

اُسی میں ہے:

حیث یباح التعریض لحاجته لا یباح بغیرها لانه یوهم الکذب وان لم یکن اللفظ کذبا الخ۔

حدیقۂ ندیہ میں ہے:

یکره التعریض کراهة تحریم بدون الحاجة الیه اھ باختصار۔

طحطاوی میں ہے:

قالت عند القاضی ادرکت الأن ونسخت فالقول لها لانها قادرة علی انشاء الرد ولا یشترط ان یکون حالة البلوغ حقیقة بل لو کان باخبارها کذبا انه بلغت الان وقیل لمحمد کیف یصح وهو کذب لانها انما ادرکت قبل هذا

الوقت فقال لا تصدق بالاستاد مجازلها ان تكذب كيلا يبطل حقها اھ وانما یسوغ لہا ذلك اذا کانت اختلاف عند البلوغ بالفعل واخذ من ذلك جواز الکذب لاحیاء الحق وھی منصوصۃ ۔

خلاصہ و ہندیہ میں ہے :

ان رات الدم فی اللیل تقول فسخت النکاح وتشہد اذا اصبحت وتقول انما رأیت الدم الأن لانہا تصدق ان تقول رأیت الدم فی اللیل و فسخت ذکرہ فی مجموع النوازل قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان کان ھذا کذبا لکن الکذب فی بعض المواضع مباح ۔

بزازیہ ونہر میں ہے :

لیس ھذا بکذب محض بل من قبیل المعاریض المسوغۃ لاحیاء الحق کانہ الفعل الممتد لہ وا حکم الابتداء والضرورۃ داعیۃ الٰی ھذا الا الی غیرہ اھ

طحطاویہ میں ہے :

قلت لایظہر بعد التقیید بالأن انہ من المعاریض بل من محض الکذب ؎

ردالمحتار میں ہے :

حاصلہ انہا بقولہا بلغت الان ای الأن بالفۃ لئلا یکون کذبا صریحا ؎

اقول ووجہ اخر وھو ارادۃ القرب بقولہ الأن کما قدمت فی صدر الجواب ۔

اشباہ میں ہے :

الکذب مفسدۃ محرمۃ وھی متی تضمن جلب مصلحۃ تربو علیہ جاز ؎

غمز العیون میں ہے :

فی البزازیۃ یجوز الکذب فی ثلثۃ مواضع فی الاصلاح بین الناس و فی الحرب ومع امراتہ قال فی ذخیرۃ ارادبہا المعاریض لا الکذب الخالص ومثلہ فی اواخر الحیل عن المبسوط ۔

ترجمہ : بزازیہ میں ہے جھوٹ تین جگہ بولنا جائز ہے۔ ۱۔ لوگوں میں صلح کراتے وقت ۲۔ جنگ

میں ہے اپنی بیوی سے ذخیرہ میں کہاں ان جگہوں پر عراض مراد ہے نہ کہ خالص جھوٹ یا اس کے شل حیلہ وغیرہ۔ طریقہ محمدیہ میں ہے:

یجوز الکذب فی ثلث وما فی معناہا عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلث رجل کذب امرأتہ لیرضیہا ورجل کذب فی الحرب فان الحرب خدعۃ ورجل کذب بین مسلمین لیصلح بینہما وزاد فی روایۃ عن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا والمرأۃ تحدث زوجہا والحق بھذہ الثلث دفع ظلم الظالم واحیاء لحق وقیل المباح فی ھذہ المواضع التعریض اما الکذب فحرام لایحل بحال اھ

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ حلال نہیں سوائے تین جگہ کے۔ مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بولے اور آدمی جنگ میں جھوٹ بولے۔ بیشک جنگ دھوکہ ہے اور مسلمانوں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند سے بولے اور ظالم کے ظلم کو رفع کرنے کے لیے اور حق کو زندہ کرنے کیلئے اور بعض نے کہا مباح ہے ان جگہوں میں تعریض ہے لیکن مطلق جھوٹ حرام ہے کسی حال میں بھی حلال نہیں۔

عن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فیقول خیرا وینمی خیرا۔

فرمایا: بان یقول الاصلاح مثلاً بین زید وعمرو یا عمرو یسلم علیک زید ویحمدک ویقول انا رجیہ وکذلک یجئ الی زید ویبلغہ من عمرو مثل ما سبق۔

ترجمہ: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جو جھوٹ بولا جائے وہ جھوٹ نہیں بھلائی کے لیے کہتا ہے اور بھلائی کی امید کرتا ہے اصلاح کے لیے کہے۔ درمیان زید اور عمرو کے۔ اے عمرو زید نے تجھے سلام کہا ہے اور اس نے تیری تعریف کی ہے اور کہتا تھا میں اس سے راضی ہوں اور ایسے ہی عمرو سے زید کے متعلق کہے۔

عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے:

فیہ ای فی الحدیث الحیل فی التخلیص من الظلمۃ بل اذا علم انہ لا تخلیص الا بالکذب جاز لہ الکذب الصریح وقد یجب فی بعض الصور بالاتفاق لکونہ ینجی نبیا او ولیا ممن یرید قتلہ ولنجاۃ المسلمین من عدوھم۔ وقال الفقہاء لو طلب ظالم ودیعۃ لیاخذھا غصبا وجب علیہ الانکار والکذب فی انہ لا یعلم موضعھا۔

غمز العیون میں اسے نقل کر کے فرمایا: فلیحفظ۔

شیخ محقق ترجمہ مشکوٰۃ میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں:

یکے از مواضع کہ دروغ گفتن دراں رواست اصلاح ذات البین ست صلح دادن و دور کردن نزاع و عداوت کہ میان دو کس ست دیکے دیگر از اں مواضع کہ دروغ گفتن دراں جائز ست نگاہ داشت پر خون و مال کسے ست کہ بناحق میرود و دروغ گفتن با زن بقصد اصلاح در رضائے وے نیز جائز داشتہ چنانکہ گوید ترا دوست میدارم ہر چند نداود۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ[۴۱] حصول حقوق کیلئے زبردستی کرنے کے احکامات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے حق کے وصول کے لیے چھینا جھپٹی زبردستی دبالینا وا شالما اور جائز ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب عین حق یا جنس حق کے لیے اجازت ہے جبکہ فتنہ نہ ہو اور اس پر کذب کا قیاس مع الفارق ہے کہ یہاں غصب و نہب کی صورت ہے حقیقت نہیں کہ حقیقۃً اپنا حق لیتا ہے اور کذب ہوگا تو حقیقۃً ہوگا کما لا یخفی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ[۴۲] فقہی مسائل میں غیر مسلک علماء کی سند

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مولانا عبد المقتدر صاحب بدایونی کی خدمت میں میں نے اپنے جواب کو اس لیے پیش کیا تھا کہ اگر صحیح ہو تو یہی رہے اس وقت تک میں نے جو جواب لکھا تھا وہ صرف بحوالہ و سند احیاء العلوم تھا حضرت مولانا نے فرمایا کہ احیاء العلوم سے جواب کافی نہیں فقہ سے لکھو اور کچھ نہ فرمایا۔ فقہ میں